REGD. NO. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم یکشنبہ
روزنامہ

الفضل

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۶ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۴ امان ۱۳۴۱ ہش ۔ ۴ مارچ ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۵۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۳ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

کل شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ حسب معمول کل بھی حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

نئے آئین کے تحت انتخابات پورے نظم و ضبط کے ساتھ منعقد ہوں گے

کسی کو ووٹروں پر ناجائز اثر نہیں ڈالنے دیا جائیگا ۔ مسٹر اختر حسین کی یقین دہانی

کراچی ۳ مارچ۔ چیف الیکشن کمشنر مسٹر اختر حسین نے قوم کو یقین دلایا ہے کہ نئے آئین کے تحت انتخابات پورے نظم و ضبط کے ساتھ منعقد ہوں گے ووٹ پوری رازداری سے ڈالے جائیں گے اور کسی کو ووٹروں پر ناجائز اثر ڈالنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ مسٹر اختر حسین نے چیف الیکشن کمشنر کی حیثیت سے کل شام ریڈیو پاکستان کے قومی پروگرام سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ تعاون اور خیر سگالی کا مظاہرہ کریں اور انتخابات منعقد کرنے کے کام میں آسانی پیدا کریں۔ آپ نے انکشاف کیا کہ ایک الیکشن کمیشن مقرر کیا جائے گا۔ جو مجوزہ انتخابات کی تکمیل تک قائم رہے گا۔ اس کے دو ارکان دونوں صوبوں کے ہائی کورٹ کے ایک ایک جج ہوں گے۔ یہ کمیشن ایسے انتظامات کرے گا جو اس امر کی ضمانت حاصل کریں گے کہ انتخابات دیانتدارانہ، منصفانہ آزادانہ اور قانون کے مطابق ہوں۔ اور ان میں کوئی بدعنوانی نہ ہونے پائے۔

مسٹر اختر حسین نے توقع ظاہر کی کہ وہ ۲۴ مارچ تک حلقہ بندی کا کام مکمل کرلیں گے جس کے بعد ان حلقوں کی قطعی فہرست شائع کردی جائیگی۔ جس میں ہر حلقہ کی وسعت بھی بیان کی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ پولنگ پہلے صوبائی اسمبلیوں کی عام نشستوں کے لئے ہوگا بعد میں صوبائی اسمبلی کے منتخب ارکان اسمبلی کے لئے خاتون ارکان اور قومی اسمبلی کے لئے اپنے صوبے کے نمائندے منتخب کریں گے۔

مسٹر اختر حسین نے اپنی تقریر میں کہا آئین کے تحت قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے ایسے لوگ نمائندے منتخب کریں گے جو حق بالغ رائے دہی کی بنیاد پر بنیادی جمہوریتوں کے لئے پہلے ہی منتخب کئے جا چکے ہیں۔ یہ انتخابی ادارہ اسی ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ بنیادی جمہوریتوں کے یہ ارکان اپنے علاقوں کے مسائل حل کرنے میں پہلے ہی مصروف ہیں اور توقع ہے کہ وہ اسمبلیوں کے لئے ایسے نمائندے منتخب کریں گے جو اپنے علاقے اور پورے ملک کے بہترین مفادات کو فروغ دیں گے۔

صوبائی اسمبلی میں ۱۵۵ نشستیں ہوں گی۔ جن میں سے ۵ خواتین کے لئے مخصوص ہوں گی۔ تاہم خواتین عام نشستوں کے لئے بھی مقابلہ کرسکیں گی اسی طرح قومی اسمبلی میں ایک سو چھ نشستیں ہونگی۔ جن میں سے تین تین نشستیں ہر صوبے کی خواتین کے لئے مخصوص ہونگی۔

ہر صوبے کو ۱۵۰ علاقوں میں تقسیم کیا جائیگا۔ جنہیں عمومی طور پر مقامی کونسلوں کے وارڈز کے گروپ بنا کر قائم کیا جائے گا۔ ان میں سے ہر گروپ صوبائی اسمبلی کا انتخابی حلقہ ہوگا۔ اسی طرح ہر صوبہ ۵۰ قومی حلقوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ خواتین کے لئے مخصوص نشستوں سے ارکان منتخب کرنے کے لئے ہر صوبہ کو ۵ اور ۳ حلقوں میں تقسیم کیا جائے گا جو بالترتیب صوبائی اور قومی اسمبلیوں کے لئے خاتون ارکان منتخب کریں گے۔

ہر حلقے میں اگرچہ صرف ان لوگوں کو ووٹ دینے کا حق ہوگا۔ جو کسی مقامی کونسل کے رکن ہیں۔ تاہم انتخاب کے لئے ہر ایک شخص امیدوار ہوسکے گا۔ جس کا نام کسی حلقے کی فہرست رائے دہندگان میں شامل ہو یعنی وہ پاکستان کا شہری ہو۔ اس کی عمر ۲۵ سال سے کم نہ ہو۔ اس کا ذہنی توازن درست ہو۔ اور اسے کسی قانون کے تحت رکنیت کے لئے نااہل قرار نہ دیا گیا ہو۔ بنیادی جمہوریتوں کے انتخاب کے لئے ۱۹۵۹ء میں تیار کردہ فہرست رائے دہندگان استعمال کی گئی تھی۔ اگر کوئی شخص انتخاب میں مقابلہ کرنا چاہے۔ مگر اس کا نام فہرست میں درج نہ ہو۔ تو وہ مقررہ طریق کار پر عمل کرنے کے بعد اپنے کاغذات نامزدگی داخل کرسکے گا۔

انتخابات منعقد کرنے کیلئے پہلا قدم انتخابی حلقوں کی حد بندی ہے۔ ان حلقوں کی ابتدائی فہرست شائع کردی گئی ہے۔ اگر کسی کو کوئی اعتراض یا تجویز پیش کرنا ہو۔ تو وہ ۱۲ مارچ تک اسے چیف الیکشن کمشنر کو بھیجدے۔ تمام تعمیری تجاویز پر پوری طرح غور کیا جائے گا۔ اور وہ عمومی نظام کار سے ہم آہنگ ہوئیں تو انہیں قبول کرلیا جائے گا۔ اور ۲۴ مارچ کو انتخابی حلقوں کی قطعی فہرست شائع کردی جائیگی۔

ایک افسوسناک غلطی کی تصحیح

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

الفضل کی اشاعت ۲ مارچ کے صفحہ ۳ پر میرا ایک مضمون چھپا ہے جس کا عنوان یہ ہے کہ:-

"اللہ کے کام نیارے"

اس میں دو جگہ ایک افسوسناک غلطی رہ گئی ہے کہ صلبی اولاد کی جگہ نسلی اولاد کے الفاظ چھپ گئے ہیں۔ افسوس ہے کہ میری نظر سے بھی یہ غلطی اوجھل رہی۔ اب ایک دوست نے اس کی طرف توجہ دلائی ہے دوست تصحیح فرمالیں۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد ربوہ ۶۲/۳/۲

مسجد مبارک میں درس القرآن

ربوہ ۲۵ رمضان المبارک۔ مسجد مبارک میں یکم رمضان المبارک سے قرآن مجید کے خصوصی درس کا جو سلسلہ جاری ہے اس کا آخری مرحلہ کل سے شروع ہو رہا ہے کیونکہ مکرم مولوی ظہور حسین صاحب آج سورۂ ق کے آخر تک درس مکمل کرلیں گے۔ آپ نے ۲۱ رمضان المبارک سے سورۃ احزاب سے درس دینا شروع کیا تھا۔

کل مورخہ ۲۶ رمضان المبارک سے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس سورہ الذّٰریٰت سے درس دینا شروع کریں گے۔ اور سورہ الناس تک درس دیں گے۔ آپ کا درس ۲۹ رمضان تک جاری رہے گا۔ مکرم مولانا شمس صاحب آجکل اعتکاف بیٹھے ہوئے ہیں اور امیر المعتکفین کے فرائض انجام دے رہے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اعتکاف کی عبادات کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کا یہ خصوصی درس مکمل کرنے کی ہمت اور طاقت بخشے۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: مکرم روشن دین تنویر صاحب بی اے ۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ مارچ ۶۲ء

اسلام ہی ایک زندہ دین ہے

آج اللہ تعالےٰ نے تمام دنیا کی اسلامی جماعتوں میں یہ نعمت اور احسان صرف جماعت احمدیہ کو دیا ہے کہ وہ اپنی بساط سے بڑھ کر ہمت سے تقریباً دنیا کے تمام کناروں تک اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے اور باری تعالیٰ کی توحید اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کا جھنڈا ہر دلیس میں بلند کر رہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے اس میں ہماری کوششوں کا دخل نہیں جب تک اس کی مہربانی نہ ہو۔ اس لئے ہمیں اس پر اپنی ذات کے لحاظ سے کوئی فخر نہیں البتہ اگر ہمیں کوئی فخر ہے تو اس وجہ سے ہے کہ اس الحاد و بے دینی کے زمانہ میں جبکہ مادہ پرستی نے اپنا اثر تمام اطراف پر ڈالا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی ہے کہ ہم اپنی بے بساطی کے باوجود اس کے دین کا تھوڑا بہت کام کر رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آج دین اسلام پر جو ہمارے عقیدہ کے مطابق صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کا دین ہے بڑا سخت وقت آیا ہوا ہے۔ آج اسلام ہی واحد دین ہے جس کا خدا تعالیٰ زندہ ہے جس کی کتاب زندہ ہے جس کا رسول زندہ ہے ورنہ باقی جو مذاہب ہیں ان میں بے پناہ تحریفیں ہو چکی ہوئی ہیں اور کھرے میں اتنا کھوٹ مل چکا ہوا ہے کہ دین حق کو پہچاننا بھی مشکل ہو گیا ہے۔

یہ درست ہے کہ آج مسلمان بھی جن کو یہ نعمت عطا کی ہے کفران نعمت کر کے دین کے ساتھ وہ سلوک نہیں کر رہے ہیں جس کا وہ مستحق ہے اور وہ بھی قرآن کریم اور صراط مستقیم کو جو سورج کی شعاع کی طرح چمک رہی ہے نظر انداز کر کے فلسفہ عقلی اور مادی رجحانات کی پگ ڈنڈیوں پر حیران و گردان ہیں۔ تاہم یہ حقیقت آج بھی واضح ہو چکی ہے کہ آج بھی اسلامی تعلیمات قرآن کریم کی صورت میں بغیر ذرا سی تحریف کے ہو بہو اسی طرح موجود ہیں جس طرح کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد میں تھیں اور غیروں نے بھی اسلامی تاریخ کا گہرے سے گہرا مطالعہ کر کے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ قرآن کریم کا آج تک ایک شوشہ بھی نہیں بدلا اور ایک شوشہ بھی کم یا زیادہ نہیں ہوا۔

یہ اسلام کی صداقت کا ایک نہایت روشن اور زندہ ثبوت ہے۔ دنیا میں آج صرف یہ واحد دینی کتاب ہے جو تیرہ چودہ صدیوں کے عرصہ میں اسی طرح صحیح و سالم چلی آئی ہے جس طرح وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ تیرہ چودہ سو سال کا عرصہ کوئی تھوڑا عرصہ نہیں ہوتا پریس کی ایجاد کو تو ابھی تھوڑے دن ہی ہوئے ہیں اس عرصہ میں بھی جب پریس کی مدد نہیں تھی قرآن کریم کا ہر قسم کی ذرا سے ذرا تحریف سے محفوظ رہنا معجزہ نہیں تو اور کیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید کے مقابلہ میں اس لحاظ سے بھی کوئی دینی کتاب نہیں آ سکتی۔ خود موجودہ زمانہ میں اکثر دینی کتابوں میں تحریفیں ہو چکی ہیں بائیبل ہی کو لے لیجئے۔ اس میں تحریف و تبدل کا عمل ہر وقت جاری رہا ہے اور آج بھی اس کے الفاظ میں تبدیلی اور کمی بیشی اسی طرح چل رہی ہے جس طرح کہ پریس کی ایجاد کے پہلے تھی۔ یہ ایک بیّن دلیل ہے کہ سوا قرآن مجید کے آج دوسری کوئی کتاب ایسی نہیں جو دین کی الکتاب ہو اور جو آج اسی طرح صحیح و سالم رہی ہو جس طرح وہ نازل ہوئی۔

پھر ایک یہ امر بھی قابل غور ہے کہ آج قرآن مجید کے سوا دنیا میں کوئی الٰہی کتاب ایسی موجود نہیں ہے جو عام طور پر اسی زبان میں پڑھی جاتی ہو جس میں وہ نازل ہوئی تھی۔ آج وہ زبانیں ہی اکثر متروک ہو چکی ہیں یا ان میں ایسا تغیر و تبدل ہو چکا ہے کہ ان کی زبان خود اہل زبان کو بھی سمجھنا مشکل ہے۔ آج وہ انجیل کہاں ہے جس کو سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے سامنے پیش کیا تھا۔ وید ژند یا ژند۔ بائیبل وغیرہ جتنی بھی دینی کتابیں ہیں آج ان کا سمجھنا خود ان زبانوں کو جاننے والوں کے لئے بھی جوئے شیر کے لانے سے کم نہیں ہے۔

اس کے مقابلہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ نہ صرف عرب ہی جن کی زبان میں قرآن مجید نازل ہوا ہے بلکہ تمام دنیا کے مسلمان چند ہی سالوں کے مطالعہ سے قرآن مجید کے معانی سمجھنے لگتے ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ایک مسلمان بچہ سات آٹھ سال کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ فر فر پڑھنا سیکھ جاتا ہے۔ اور الحمد کے الف سے لیکر والناس کے س تک سنا سکتا ہے۔ ایک سات آٹھ سال کے مسلمان بچے کو قرآن کریم کی کئی سورتیں حفظ ہو سکتی ہیں کئی صورتوں میں دس گیارہ سال کے بچے تمام قرآن کریم حفظ کر لیتے ہیں۔

یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ہمیں تو یقین ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اور اسلام کی صداقت کا ایک کھلا نشان ہے۔ عربی زبان جو بظاہر اتنی ثقیل معلوم ہوتی ہے۔ اور اسکے بعض لغت کافی مغلق ہوتے ہیں چند سالوں میں ایک مسلمان بچہ ان کا ایسا صحیح تلفظ کرنے لگتا ہے کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔ بے شک یہ اسلام کی صداقت کا ایک عظیم نشان ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی لفظی حفاظت کے لئے یہ سامان فرمایا ہے کہ اس کو ایسی زبان میں نازل فرمایا ہے جو باوجود بظاہر ثقیل نظر آنے کے اتنی سہل الحصول ہے کہ کوئی دوسری مردہ زبان تو کیا زندہ زبان بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

سوال یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو تمام دنیا کے لئے اتنا آسان کر دیا ہوا ہے اور نہ صرف عرب بلکہ تمام اقوام کے لوگ بہت جلد اسکو سیکھ سکتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ خود وہ لوگ بھی جن کو یہ نعمت عطا کی گئی ہے۔ اسکے فوائد سے محروم ہوتے چلے جا رہے ہیں اور باوجود اتنے دینی مدرسوں اور درسگاہوں اور انجمنوں کے آج مسلمان عملی حالت میں سچ یہ ہے کہ ان مذاہب کے پیروؤں کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے جن کی تعلیمات متروک ہو چکی ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے کہ آج کا مسلمان دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے دوسروں کے مقابلہ میں پست ہے۔

اس کی وجہ جہاں تک ہم غور کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے اس امر کو بھی فراموش کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں وعدہ فرمایا ہے کہ ہم ہی نے قرآن مجید نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ پھر حدیث نبوی میں اس کی تخصیص بھی ہو گئی ہے کہ اللہ تعالےٰ یہ کام مجدد دین کے ذریعہ سر انجام دے گا۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اللہ تعالےٰ کے اس وعدہ کو نعوذ باللہ معمولی گھٹیا قسم کے انسان کے وعدہ کے برابر بھی وقعت نہیں دی اور سمجھ لیا کہ ع

وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو گیا

زیادہ افسوس یہ ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق مجدد دین مبعوث کئے ان کی مخالفت ہوتی رہی اور وہ لوگ جو دین کے اجارہ دار بنے ہوئے ہوتے ہیں جو دین کی وجہ سے ہاتھ آئی ہوئی سہولتوں میں مگن ہوتے ہیں اور ان آسودگیوں کی وجہ سے تن آسان بن گئے ہوتے ہیں وہ اس بندہ حق کے مقابلہ میں کہیں تو عقل و خرد اور فلسفہ کے ہتھیار لیکر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور کہیں اپنے اتہام و دشنام کے لٹھ اٹھا کر میدان کارزار گرم کر دیتے ہیں۔ اس طرح اپنی اور مسلمانوں کی طاقتیں ضائع ہوتی ہیں اور دین کے کام میں رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں عوام بے دل ہو جاتے ہیں اور دنیا کی رنگا رنگیوں فلسفہ کی دلکشیوں اور اقتصادیات۔ حکومت وغیرہ کے پھیر میں پڑ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں ایک جماعت اپنے گرد جمع کی اور اسکے سامنے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں تجدید و احیائے دین کا ایک لائحہ عمل رکھا ہے۔ ایک نظام جس کا مرکز خلافت ہے قائم کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج تمام اسلامی جماعتوں کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ ہی ایک واحد جماعت ہے جو دنیا کے تمام کناروں تک اسلام کا پیغام پہنچانے میں کامیاب ہے اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت میں ایسے کارکن موجود کر دئے ہیں جو قربانیاں کر کے خدمتِ دین کر رہے ہیں۔ آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے بھی آپ کی بتائی ہوئی شاہراہ پر قدم مارا چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید جیسا ادارہ قائم کر کے تمام دنیا میں اسلام کی تبلیغ کا راستہ کھول دیا ہے۔ بیرونی ممالک میں اس کی طفیل سینکڑوں مساجد اور اسلامی مدارس چل رہے ہیں۔ کئی مغربی اور مشرقی جدید زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور اسلامی لٹریچر شائع ہو رہا ہے۔

(باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا
فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے!

دارالافتاء ربوہ

رمضان کے روزے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض اہم ارشادات

روزہ کی عبادت

دوسری قسم کی عبادت جس میں نفس کی اصلاح مدّ نظر ہوتی ہے۔ روزہ ہے اسلامی روزہ بھی دوسرے لوگوں کے روزوں سے مختلف ہے۔ ہندو اپنے روزوں میں کئی چیزیں کھا بھی لیتے ہیں پھر بھی ان کا روزہ قائم رہتا ہے۔ عیسائیوں کے روزے بھی اسی قسم کے ہیں کسی روزے میں گوشت نہیں کھاتا کسی میں خمیری روٹی نہیں کھائی جاتی۔ اسلامی روزہ نماز کی طرح انفرادی بھی ہے اور اجتماعی بھی۔ چنانچہ تمام مسلمانوں کو ہدایت ہے کہ وہ سال کے مختلف اوقات میں نفلی روزے رکھا کریں۔ مگر رمضان کے مہینہ میں دنیا کے تمام مسلمانوں کو خواہ وہ کسی گوشہ میں رہتے ہوں ایک وقت میں روزے رکھنے کا حکم ہے۔ وہ صبح کو پو پھٹنے سے پہلے کھانا کھاتے ہیں اور پھر سارا دن سورج کے ڈوبنے تک نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ سورج ڈوبنے کے بعد صبح تک ان کو کھانے پینے کی اجازت ہوتی ہے۔ ان سے امید کی جاتی ہے کہ وہ ان دنوں میں جہاں کھانے وغیرہ سے پرہیز کریں وہاں اپنے نفس کو زیادہ سے زیادہ نیکی پر قائم کرنے کی کوشش کریں کیونکہ روزہ انہیں یہ سبق دیتا ہے کہ جب تم خدا کے لئے حلال چیزوں کو چھوڑ دیتے ہو تو حرام چیزوں کو چھوڑنا تمہارے لئے بدرجہ اولیٰ ضروری ہے۔

(دیباچہ تفسیر القرآن ص۲۵۵)

روزہ کے مسائل

(۱) الف۔ روزے کے لئے نیت ضروری ہے بغیر نیت کا ثواب نہیں۔ نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔

(ب) افق مشرق پر سیاہ دھاری سے سفید دھاری شمالاً جنوباً ظاہر ہونے تک کھانا پینا جائز ہے۔ اگر اپنی طرف سے احتیاط ہو اور بعد میں کوئی کہے کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی تو روزہ ہو جاتا ہے۔

ج۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کھانا کھانے اور نماز فجر میں ۵۰ آیت پڑھنے تک وقفہ ہوتا تھا......

(۲) مسواک خشک یا تر آنکھوں میں دوائی ڈالنے خوشبو سونگھنے۔ بلغم حلق میں چلے جانے۔ گرد و غبار حلق میں پڑ جانے کلی کرنے۔ بھول کر کھا پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ سرمہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے دن کو لگانا مکروہ ہے.....

(۳) بے ہوشی۔ حمل۔ دودھ پلانا۔ حمل خانہ یہ عذر ایسے ہیں کہ بعد میں قضا لازم ہے حاملہ و مرضعہ کو وقت نہ ملے تو فدیہ طعام مسکین دے۔ مسافر دوسرے وقت میں روزہ رکھے۔ سات کوس سفر ہے مگر جس کا فرض منصبی یا پیشہ سفر ہو وہ مسافر نہیں۔ مریض صحت یاب ہو کر روزہ رکھے۔ مرض کی تحدید نہیں۔ دائم المریض۔ شیخ فانی۔ ہر روزہ پر ایک مسکین کو دونوں وقت کھانا کھلائے کھانا اپنی حیثیت کو مدنظر رکھ کر مہینے کے خرچ کا اوسط جو ایک دن پر پڑے جو کام بطور پیشہ کئے جاتے ہیں ان کے عذر سے روزہ چھوڑنے کا حکم نہیں۔ عورت بحالت حیض روزہ نہ رکھے بعد میں قضا کرے استحاضہ والی روزہ رکھے

(۴) روزہ کھولنے کے وقت یہ دعا پڑھی جاوے۔

اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت ذھب الظماء و ابتلت العروق

روزہ طاق کھجور سے یا پانی سے کھولنا مستحب ہے۔ (الفضل ۲۸ جولائی سنہ۱۹۱۴ء)

میں نے دیکھا ہے عام طور پر لوگ ایک پہلو کی طرف لگ جاتے ہیں کئی ہیں جو نماز دل میں سست ہیں اور باقاعدہ وقت پر نمازیں ادا نہیں کرتے۔ کئی ہیں جو نماز تو پڑھتے ہیں لیکن باجماعت نماز نہیں پڑھتے یا کم از کم باجماعت نماز ادا کرنے کا ان کو خیال نہیں ہوتا۔ لیکن روزوں کے ایام میں وہ روزوں کی ایسی پابندی کریں گے کہ خواہ ڈاکٹر بھی ان کو کہہ دے کہ تمہارے حق میں روزہ اچھا نہیں اور تم خطرے میں پڑ جاؤ گے تب بھی وہ روزہ ترک نہیں کریں گے۔ حتیٰ کہ بیماری میں بھی روزہ رکھیں گے۔

روزہ رکھنے کی عمر

پھر کئی ہیں جو چھوٹے بچوں سے بھی روزہ رکھواتے ہیں۔ حالانکہ ہر ایک فرض اور حکم کے لئے الگ الگ حدیں اور الگ وقت ہوتا ہے۔ ہمارے نزدیک بعض احکام کا زمانہ چار سال کی عمر سے شروع ہو جاتا ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ سات سال سے بارہ سال تک ہے اور بعض ایسے ہیں جن کا زمانہ ۱۵ یا ۱۸ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے میرے نزدیک روزوں کا حکم ۱۵ سے ۱۸ سال تک کی عمر کے بچے پر عائد ہوتا ہے۔ اور یہی بلوغت کی حد ہے۔

بچوں کو روزہ رکھانا

میرے نزدیک اس سے پہلے بچوں سے روزے رکھوانا ان کی صحت پر بہت برا اثر ڈالتا ہے۔ کیونکہ وہ زمانہ ان کے لئے ایسا ہوتا ہے۔ جس میں وہ طاقت اور قوت حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ پس اس زمانہ میں کہ وہ طاقت اور قوت کے ذخیرہ کو جمع کر رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کی طاقت کو دبانا اور بڑھنے نہ دینا ان کے لئے بہت مضر ہے ...... ۱۵ سال کی عمر سے روزہ رکھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے اور ۱۸ سال کی عمر میں روزے فرض سمجھنے چاہئیں۔ مجھے یاد ہے جب ہم چھوٹے تھے ہمیں بھی روزہ رکھنے کا شوق ہوتا تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں روزہ نہیں رکھنے دیتے تھے اور بجائے اس کے کہ ہمیں روزہ رکھنے کے متعلق کسی قسم کی تحریک کرنا پسند کریں ہمیشہ ہم پر رعب ڈالتے تھے۔ تو بچوں کی صحت کو قائم رکھنے اور ان کی قوت کو بڑھانے کے لئے روزہ رکھنے سے انہیں روکنا چاہیئے اس کے بعد جب ان کا وہ زمانہ آجائے جب وہ اپنی قوت کو پہنچ جائیں جو ۱۵ سال کی عمر کا زمانہ ہے تو پھر ان سے روزے رکھوائے جائیں اور وہ بھی آہستگی کے ساتھ پہلے سال جتنے رکھیں دوسرے سال ان سے کچھ زیادہ اور تیسرے سال اس سے زیادہ رکھوائے جائیں۔ اس طرح تدریجاً ان کو روزہ کا عادی بنایا جائے۔

روزہ نہ رکھنے والے

اس کے مقابل میرے نزدیک ایسے لوگ بھی ہیں جو روزہ کو بالکل معمولی حکم تصور کرتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی وجہ کی بناء پر روزہ ترک کر دیتے ہیں۔ بلکہ اس خیال سے بھی کہ ہم بیمار ہو جائیں گے۔ روزہ چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ کوئی عذر نہیں کہ آدمی خیال کرے میں بیمار ہو جاؤنگا۔ میں نے تو آج تک کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جو یہ کہہ سکے کہ میں بیمار نہیں ہونگا۔ پس بیماری کا خیال روزے ترک کرنے کی وجہ سے جائز نہیں ہو سکتا۔ پھر بعض اس عذر پر روزہ نہیں رکھتے کہ انہیں بہت بھوک لگتی ہے۔ حالانکہ کون نہیں جانتا کہ روزہ رکھنے سے بھوک لگتی ہے جو روزہ رکھے گا اس کو ضرور بھوک لگے گی۔ روزہ تو ہوتا ہی اس لئے ہے کہ بھوک لگے اور انسان اس بھوک کو برداشت کرے۔ جب روزہ کی یہ غرض ہے تو پھر بھوک کا سوال کیسا پھر کئی ہیں جو ضعف ہو جانے کے خیال سے روزہ نہیں رکھتے۔ حالانکہ کوئی بھی ایسا آدمی نہیں جس کو روزہ رکھنے سے ضعف نہ ہوتا ہو جب وہ کھانا پینا چھوڑے گا۔ تو ضرور ضعف بھی ہوگا۔ اور ایسا آدمی کوئی نہیں ملے گا جو روزہ رکھے اور ضعف نہ ہو۔

روزہ کس حالت میں چھوڑا جا سکتا ہے

روزہ ایسی حالت میں ہی ترک کیا جا سکتا ہے کہ آدمی بیمار ہو اور وہ بیماری بھی اس قسم کی ہو کہ اس میں روزہ رکھنا مضر ہو۔ کیونکہ شریعت کے احکام بیماری کی نوعیت کے لحاظ سے ہوتے ہیں مثلاً ایک بیمار کے لئے اجازت ہے کہ وہ تیمم کرے۔ لیکن اگر کسی کو بیماری اس قسم کی ہو کہ وضو کرنا اسے کوئی نقصان نہ دیتا ہو۔ بلکہ اگر بیماری میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرے تو اسے فائدہ ہوتا ہو تو باوجود بیمار ہونے کے اس کے لئے تیمم جائز نہیں ہوگا۔ اسی طرح وہ بیماری۔ جس پر روزہ کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس کی وجہ سے روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔ بیماری سے مراد وہی بیماری ہوگی جس کا روزہ سے تعلق بھی ہو۔ اور ایسی حالت میں خواہ بیماری کتنی خفیف کیوں نہ ہو۔ اس میں مبتلا روزہ ترک کر سکتا ہے کیونکہ جب روزہ کا مضر اثر اس بیماری پر پڑتا ہے تو وہ بڑھ جائے گی۔ (الفضل ۱۱ اپریل سنہ۱۹۲۵ء)

زمینداروں کا روزہ

زمیندار کہتے ہیں کہ ہمیں کام سخت کرنا پڑتا ہے۔ ہم نہیں روزہ رکھ سکتے۔ سوال کو معلوم ہو کہ ان کا جو کام ہے۔ اسی کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کے لئے جسمانی تکلیف کم ہو گئی ہے۔ اس سخت کام کے باعث ان کے پٹھوں کی حس کم ہو گئی ہے

تم نے دیکھا ہوگا کہ ایک دماغی کام کرنے والا اگر اپریشن کرائے تو اس کے لئے کلوروفارم کی ضرورت ہوتی ہے اور زمیندار کہہ دیتا ہے کہ کلوروفارم کی ضرورت نہیں۔ وجہ یہ کہ دماغی کام کرنے والے کی حس تیز ہوتی ہے۔ اور اس کی کمزور۔ پس جو دماغی کام کرنے والے ہیں وہ اس محنت کو برداشت نہیں کر سکتے اس لئے دھوپ سے بچکر کام کرتے ہیں اور زمینداروں کو جسمانی کام کرنا پڑتا ہے اس لئے اگر وہ روزہ رکھیں تو ان کی سختی پسند حالت کے باعث ان کے لئے کوئی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ پڑھنے والا پڑھ کر کمزور ہو گیا ہے اور زمیندار کو مضبوط بنایا گیا ہے اس لئے اس قدرتی سامان کے ماتحت زمینداروں کے لئے بھی روزہ کچھ مشکل نہیں۔

(الفضل ۱۷ جنوری ۲۰ء)

مسافر اور بیمار

مسافر اور بیمار کے لئے روزہ رکھنا ایسا ہی بیہودہ ہے جیسا حائضہ کے لئے روزہ رکھنا اور کون نہیں جانتا کہ حائضہ کا روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں بلکہ بیوقوفی اور جہالت ہے اور بعض تو شاید اس بات پر ناراض ہو جائیں کہ دین کا استخفاف کیا جا رہا ہے بعینہٖ یہی حال بیمار اور مسافر کا ہے اس کے لئے بھی روزہ رکھنا نیکی نہیں اسی طرح بوڑھا جس کے قویٰ مضمحل ہو چکے ہیں اور روزہ اسے زندگی کے باقی اشغال سے محروم کر دیتا ہے اس کے لئے بھی روزہ رکھنا نیکی نہیں۔ پھر وہ بچہ جس کے قویٰ نشوونما پا رہے ہیں اور آئندہ ۵۰۔۶۰ سال کے لئے طاقت کا ذخیرہ جمع کر رہے ہیں اس کے لئے بھی روزہ رکھنا نیکی نہیں ہو سکتا۔ مگر جس میں طاقت ہے اور جو رمضان کا مخاطب ہے وہ اگر روزہ نہیں رکھتا تو گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔

(الفضل ۲ فروری ۲۳ء)

مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عصر کے وقت جب افطاری میں بہت تھوڑا وقت باقی تھا۔ مسافروں کے روزے افطار کرا دیئے تھے۔ ہاں نفلی روزہ مسافر بھی رکھ سکتا ہے۔ اور رمضان کا روزہ بھی اگر مسافر رکھے تو پھر اس کا نفلی روزہ سمجھا جائے گا۔ مگر یہ حرکت پسندیدہ نہیں۔ خدا تعالیٰ نے جو رخصت دی ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

(الفضل جلد ۱۸ ص ۹۸)

سفر اور روزہ

سفر کے متعلق میرا عقیدہ اور خیال یہی ہے ممکن ہے بعض فقہاء کو اس سے اختلاف ہو کہ جو سفر سحری کے بعد شروع ہو کر شام کو ختم ہو جائے وہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں۔ سفر میں روزہ رکھنے سے شریعت روکتی ہے مگر روزہ میں سفر کرنے سے نہیں روکتی۔ پس جو سفر روزہ رکھنے کے بعد سے شروع ہو کر افطاری سے پہلے ختم ہو جائے وہ روزہ کے لحاظ سے سفر نہیں۔ روزہ میں سفر ہے۔ سفر میں روزہ نہیں۔

(الفضل ۲۵ ستمبر ۴۲ء)

مرضعہ، حاملہ اور بچے روزہ نہ رکھے

قرآن میں صرف بیمار اور مسافر کے لئے روزہ نہ رکھنا جائز قرار دیا ہے۔ دودھ پلانے والی عورت اور حاملہ کے لئے کوئی ایسا حکم نہیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں بیمار کی حد میں رکھا ہے اسی طرح وہ بچے بھی بیمار کی حد میں ہیں جن کے اجسام ابھی نشوونما پا رہے ہیں۔ خصوصاً وہ جو امتحان کی تیاری میں مصروف ہوں۔ ان دنوں ان کے دماغ پر اس قدر بوجھ ہوتا ہے کہ بعض پاگل ہو جاتے ہیں۔ کئی ایک کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ پس اس کا کیا فائدہ ہے کہ ایک بار روزہ رکھ لیا اور پھر ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے۔

(الفضل جلد ۱۸ ص ۹۸)

فدیہ

رمضان کے لئے یہ شرط ہے کہ اگر انسان مریض ہو۔ خواہ وہ مرض لاحق ہوا ہو یا ایسی حالت میں ہو جس میں روزہ رکھنا یقیناً مریض بنا دے گا جیسے حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت یا ایسا بوڑھا شخص جس کے قویٰ میں انحطاط شروع ہو چکا ہے یا پھر اتنا چھوٹا بچہ جس کے قویٰ نشوونما پا رہے ہیں تو اسے روزہ نہیں رکھنا چاہیئے اور ایسے شخص کو اگر آسودگی حاصل ہو تو ایک آدمی کا کھانا کسی کو دے دینا چاہیئے اور اگر یہ طاقت نہ ہو تو نہ سہی ایسے شخص کی نیت ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے روزہ کے برابر ہے۔

اگر روگ عارضی ہو اور بعد میں وہ دور ہو جائے تو خواہ فدیہ دیا ہو یا نہ دیا ہو روزہ بہر حال رکھنا ہوگا۔ فدیہ دے دینے سے روزہ اپنی ذات میں ساقط نہیں ہو جاتا۔ بلکہ یہ تو محض اس بات کا بدلہ ہے کہ ان دنوں میں باقی مسلمانوں کے ساتھ مل کر اس عبادت کو ادا نہیں کر سکتا۔ یا اس بات کا شکرانہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عبادت کرنے کی توفیق بخشی ہے کیونکہ روزہ رکھ کر جو فدیہ دیتا ہے وہ زیادہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ کیونکہ روزہ رکھنے کی توفیق پانے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور جو روزہ رکھنے سے معذور ہو وہ اپنے اس عذر کی وجہ سے دیتا ہے۔ آگے یہ عذر دو قسم کے ہوتے ہیں۔ عارضی اور مستقل ان دونوں حالتوں میں فدیہ دینا بھی چاہیئے۔ پھر جب عذر دور ہو جائے تو روزہ بھی رکھنا چاہیئے غرضیکہ خواہ کوئی فدیہ بھی دیدے۔ لیکن سال دو سال تین سال جب بھی صحت اجازت دے اسے پھر روزہ رکھنا ہوگا۔ سوائے اس صورت کے کہ پہلے مرض عارضی تھا اور صحت ہونے کے بعد وہ ارادہ ہی کرتا رہا کہ آج رکھتا ہوں کل رکھتا ہوں کہ اس دوران میں اس کی صحت پھر مستقل طور پر خراب ہو جائے۔ باقی جو بھی طاقت رکھتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ دوسرے ایام میں روزے رکھے۔ (الفضل ۱۰ اگست ۱۹۲۵ء)

سوال:۔ ایک دوست نے حضرت صاحب سے ذیابیطس کی بیماری میں روزہ کے متعلق دریافت کیا تھا کہ رکھا جائے یا قضا کیا جائے؟

جواب:۔ فرمایا۔ بیماری میں روزہ جائز نہیں اور ذیابیطس کے لئے تو بہت ہی مضر ہے۔ (الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۱۵ء)

نزلہ میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے

میرے نزدیک نزلہ خواہ کتنا ہی خفیف کیوں نہ ہو ایسی بیماری ہے جس کا روزہ سے تعلق ہے اور ایسے لوگوں کے لئے جنہیں نزلہ ہوتا ہے روزے رکھنے بہت مضر اور بڑے نقصان کا موجب ہوتے ہیں۔ نزلہ کے نتیجہ میں انسان کو پیاس زیادہ لگتی ہے اب روزے کے ساتھ جب وہ پیاس کو دبائے گا تو وہ اور بھی زیادہ بڑھے گی اور یہ نزلہ کے لئے بہت مضر ہے پس بسا اوقات بعض بیماریاں دیکھنے میں تو معمولی ہوں گی لیکن روزے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ان کا نقصان بہت بڑا ہوگا۔ اس لئے ایسی بیماری میں روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔

(الفضل ۱۱ اپریل ۲۵ء)

جو شخص روزہ رکھنے سے بیمار ہو جاتا ہے خواہ وہ پہلے بیمار نہ ہو اس کے لئے روزہ معاف ہے۔ اگر اس کی حالت ہمیشہ ایسی رہتی ہو تو کبھی اس پر روزہ واجب نہ ہوگا۔ اور اگر کسی موسم میں ایسی حالت ہو تو دوسرے وقت میں رکھ لے۔ بار تقوے سے کام لے کر خود سوچ لے کہ صرف عذر نہ ہو بلکہ حقیقی بیماری ہو۔

(الفضل ۲۲ مئی ۲۲ء)

بعض پرانی بیماریاں

بعض بیماریاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں انسان سارے کام کر لیتا ہے۔ مثلاً پرانی بیماریاں ہیں ان میں انسان سب کام کرتا رہتا ہے ایسا بیمار بیمار نہیں سمجھا جاتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک دفعہ یہ فتویٰ پوچھا گیا کہ کیا کسی ملازم کا سفر سفر شمار کیا جائے گا جو ملازم ہونے کی وجہ سے سفر کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا:۔ "اس کا سفر سفر نہیں گنا جا سکتا۔ اس کا سفر تو ملازمت کا ایک حصہ ہے"۔ اسی طرح بعض ایسی بیماریاں ہوتی ہیں جن میں انسان سارے کام کرتا رہتا ہے۔ فوجیوں میں بھی ایسے ہوتے ہیں جو ان بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں مگر وہ سارے کام کرتے رہتے ہیں۔ چند دن چھٹی ہو جاتی ہے مگر اس وجہ سے وہ ہمیشہ کے لئے کام کرنا چھوڑ نہیں دیتے۔ پس اگر دوسرے کاموں کے لئے وقت نکل آتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ایسا مریض روزے نہ رکھ سکے۔ اس قسم کے بہانے محض اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ ایسے لوگ دراصل روزہ رکھنے کے خلاف ہوتے ہیں۔ بے شک یہ قرآنی حکم ہے کہ سفر کی حالت میں اور اسی طرح بیماری کی حالت میں روزے نہیں رکھنے چاہئیں اور ہم اس پر زور دیتے ہیں تا قرآنی حکم کی ہتک نہ ہو۔ مگر اس بہانہ سے فائدہ اٹھا کر جو لوگ روزہ رکھ سکتے ہیں اور پھر وہ روزہ نہیں رکھتے یا ان سے کچھ روزے رہ گئے ہوں اور وہ کوشش کرتے تو انہیں پورا کر سکتے تھے۔ لیکن ان کو وہ پورا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو وہ ایسے ہی گنہگار ہیں جس طرح وہ گنہگار ہے جو بلا عذر رمضان کے روزے نہیں رکھتا۔ اس لئے ہر احمدی کو چاہیئے کہ جتنے روزے اس نے کسی غفلت یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے نہیں رکھے۔ وہ انہیں بعد میں پورا کرے۔

بعض فقہاء کا خیال ہے کہ پچھلے سال کے چھوٹے ہوئے روزے دوسرے سال نہیں رکھ سکتے۔ لیکن میرے نزدیک اگر کوئی لاعلمی کی وجہ سے روزے نہیں رکھ سکا تو لاعلمی معاف ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر اس نے دیدہ دانستہ روزے نہیں رکھے تو پھر اس پر قضاء نہیں جیسے جان بوجھ کر چھوڑی ہوئی نماز کی قضاء نہیں لیکن اگر اس نے بھول کر روزے نہیں رکھے یا اجتہادی غلطی کی بنا پر اس نے روزے نہیں رکھے تو میرے نزدیک وہ دوبارہ رکھ سکتا ہے۔

(فرمودہ خطبہ ۶ اگست ۴۸ء)

(باقی)

ولادت

مکرم عبد القیوم صاحب کھوکھر کوٹلی آزاد کشمیر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بچہ لڑکا عطا فرمایا ہے۔ "طاہر احمد" نام تجویز کیا گیا ہے بزرگان سلسلہ درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (مولوی محمد الدین کوٹلی آزاد کشمیر)

حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب رضؓ کے
مختصر حالات زندگی

(از خورشید احمد دکن ادارہ الفضل)

جماعت احمدیہ کے ممتاز بزرگ اور احمدیت کے نہایت ہی مخلص اور فدائی خادم حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحبؓ مورخہ ۲۶ر فروری ۶۲ء کو سکندرآباد دکن (انڈیا) میں انتقال فرما گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

حضرت سیٹھ صاحب مرحوم و مغفور سر آغاخان کو ماننے والی خوجہ اسماعیلی قوم سے تعلق رکھتے تھے آپ مورخہ ۱۲ر اکتوبر ۱۸۷۷ء کو بمقام بمبئی پیدا ہوئے اس لحاظ سے آپ نے ۸۴ برس ۴ ماہ عمر پائی آپ نے ابتدائی تعلیم بمبئی میں ہی حاصل کی۔ جب آپ تین برس کے تھے تو آپ کی والدہ صاحبہ وفات پاگئیں۔ ۱۸۸۲ء میں آپ کے والد صاحب بہ سلسلہ کاروبار سکندرآباد منتقل ہو گئے اور یہیں مستقل رہائش اختیار کرلی مگر یہاں آکر ایک لمبے عرصہ تک کوشش اور جدوجہد کرنے کے باوجود ان کا کاروبار نہ چل سکا اور مقروض ہوتے چلے گئے۔ ۱۹۰۲ء میں ان کی وفات ہوئی۔ ۱۹۰۳ء میں خوجہ قوم کی ہی ایک نہایت شریف اور نیک خاتون سے آپ کی شادی ہوگئی۔

احمدیت سے ابتدائی تعارف

۱۹۱۳ء میں جب کہ حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کی عمر ۳۶ سال کی تھی۔ آپ کی تجارتی فرم کے نام قادیان سے رسالہ ریویو آف ریلیجنز وصول ہوا۔ اس سے پہلے کبھی آپ نے قادیان کا نام نہ سنا تھا اور مذہب سے آپ کو کوئی دلچسپی بھی نہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ رسالہ کئی روز تک آپ کی میز پر پڑا رہا اور آپ نے اسے نہ پڑھا۔ آخر ایک دن اس رسالہ کے آخری صفحہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معرکۃ الآراء لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی کے اشتہار پر آپ کی نظر پڑی۔ اشتہار پڑھ کر آپ کے دل میں اس کتاب کو منگوانے کی تحریک ہوئی چنانچہ آپ نے یہ کتاب قادیان سے منگوائی اور اس کا مطالعہ کیا۔ اس کتاب نے آپ پر معجزانہ اثر کیا۔ بالخصوص جب آپ نے اس میں یہ پڑھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کا جواب دیتا ہے تو آپ کو بہت تعجب ہوا اور آپ کے دل میں اس دعوے کو آزمانے کی جستجو پیدا ہوئی۔

دو خوابیں

ایک روز مغرب کی نماز میں آپ نے یہ دعا کی کہ اے خدا اگر تو واقعی اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کا جواب دیتا ہے تو میرے والد صاحب جن کو فوت ہوئے اس وقت دس برس گذر چکے ہیں ان کی موجودہ حالت سے مجھے اطلاع دے۔ اس دعا کے ایک دو روز بعد ہی خواب میں آپ نے اپنے والد صاحب کو دیکھا جو کہ بہت خوش و خرم نظر آتے تھے۔ اس خواب سے آپ کے دل میں ایک حد تک یہ یقین پیدا ہو گیا کہ واقعی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کا جواب دیتا ہے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد آپ نے ایک اور دعا کی وہ یہ کہ اے خدا میں اپنی والدہ مرحومہ کو بھی دیکھنا چاہتا ہوں جو کہ میری کمسنی کی حالت میں ہی فوت ہو گئی تھیں اور جن کی مجھے شکل تک یاد نہیں ہے۔ چند دنوں کے بعد یہ دعا بھی قبول ہو گئی اور آپ نے خواب میں اپنی والدہ کو دیکھا جو تخت پر بیٹھی تھیں۔ اس خواب کے بعد اللہ تعالیٰ پر آپ کا یقین اور بھی زیادہ ہو گیا۔

بزرگان سلسلہ سے ملاقاتیں

انہی دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک قدیم صحابی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ سکندرآباد تشریف لے گئے۔ آپ نے حضرت سیٹھ صاحب کو تبلیغ کی اور کچھ لٹریچر بھی دیا مگر ان دنوں حضرت سیٹھ صاحب اپنے ایک اہل حدیث دوست کے بہت زیر اثر تھے جو کاروبار میں آپ کے ساتھ شریک تھا۔ اس اثر کی وجہ سے آپ نے احمدیت کی طرف کچھ زیادہ توجہ نہ دی۔ کچھ عرصہ بعد قادیان سے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ اور حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ پر مشتمل ایک وفد سکندرآباد آیا۔ حضرت سیٹھ صاحب نے اپنے مکان میں ان بزرگوں کی تقاریر کروائیں جب مخالفین کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے اپنے علماء بھی حضرت سیٹھ صاحب کے ہاں بھجوائے۔ چنانچہ تین ماہ تک آپ کو فریقین کے دلائل سننے اور موازنہ کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ جس کے نتیجہ میں آپ پر احمدیت کی صداقت ظاہر ہو گئی مگر پھر بھی آپ میں ابھی اتنی جرأت نہ تھی کہ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں اور بالخصوص اپنے اہل حدیث دوست کو ناراض کر کے قبول احمدیت کا اعلان کر سکیں۔

آپ کی ایک اور خواب

کچھ عرصہ بعد آپ نے ایک خواب میں دیکھا کہ آپ اپنے اہل حدیث دوست کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں ایک اور شخص بھی آپ کے ہمراہ ہے۔ مجلس میں کسی کی مذمت ہو رہی ہے۔ اتنے میں پولیس آتی ہے اور آپ کو اپنے دونوں دوستوں سمیت گرفتار کر کے لے جاتی ہے۔ تینوں کو الگ الگ دو دو روز قید کی سزا ہو جاتی ہے۔ حضرت سیٹھ صاحب جیل میں روتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ مذمت تو میرے اہل حدیث دوست نے کی تھی میں ناحق گرفتار ہو گیا ہوں۔ اتنے میں کوئی شخص انہیں کہتا ہے کہ کیوں تو نے اپنے اس دوست کی صحبت ترک نہ کی تھی!

قبول احمدیت

یہ خواب دیکھنے کے بعد آپ کو قبول احمدیت کے متعلق انشراح صدر ہو گیا چنانچہ آپ ۹ر اپریل ۱۹۱۵ء کو جمعہ کے دن جماعت احمدیہ حیدرآباد کے امیر حضرت مولانا میر محمد سعید صاحب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد آپ نے اپنے اخلاص تقویٰ اور دین کی راہ میں قربانی کرنے میں اتنی ترقی کی کہ جلد ہی سلسلہ کے ممتاز خادموں میں شامل ہو گئے۔ آپ نے وسیع پیمانے پر مختلف زبانوں میں تبلیغی لٹریچر شائع کر کے مفت تقسیم کرنا شروع کر دیا اور عملی طور پر اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے وقف کر دیا۔

حضرت سیٹھ صاحب کا بلند روحانی مقام

حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کے بلند روحانی مقام کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے قبول احمدیت کی بشارت دی تھی۔ چنانچہ حضور نے ۳۳ء کے سالانہ جلسہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"حیدرآباد کی پرانی جماعت ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی جماعت ہے۔ مگر بحیثیت تبلیغ بہت پیچھے ہے۔ البتہ بحیثیت فرد دوسری جماعتوں کو چیلنج دے سکتی ہے۔ سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب اس جماعت میں ایسے فرد ہیں کہ جنہیں دیکھ کر مجھے دوہری خوشی حاصل ہوتی ہے۔ ایک تو خوشی ان کی تبلیغی خدمات کو دیکھ کر حاصل ہوتی ہے اور دوسری خوشی اس لئے کہ ان کے بیعت کرنے سے پہلے شیخ یعقوب علی صاحب نے مجھے لکھا کہ سکندرآباد میں ایک مخیر سیٹھ ہیں جو احمدیت کی طرف مائل ہیں۔ دعا کریں کہ وہ احمدیت میں داخل ہو جائیں۔ اس وقت میں نے دعا کی اور رؤیا دیکھا کہ تخت بچھا ہے جس پر سیٹھ صاحب بیٹھے ہیں رؤیا میں ان کی جو میں نے شکل دیکھی بعینہ وہی شکل تھی۔ جو میں نے اس وقت دیکھی۔ جب وہ مجھے ملے۔ اس وقت آسمان کی کھڑکی کھلی اور میں نے دیکھا کہ فرشتے سیٹھ صاحب پر نور پھینک رہے ہیں ان کے بیعت کرنے پر مجھے خوشی ہوئی کہ میرا خواب پورا ہو گیا۔ وہ اتنا وقت اور اتنا روپیہ تبلیغ احمدیت کے لئے صرف کرتے ہیں کہ کوئی اور فرد نہیں کرتا۔"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیٹھ صاحب کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد صاحب جو اولین صحابہ میں سے ہیں آجکل ایک پھوڑا نکلنے کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
(ڈاکٹر عبدالرحمٰن غلہ منڈی ربوہ)

۲۔ میری نوجوان بچی حیات بیگم کچھ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرماوے۔
(خاکسار عبداللطیف منٹگمری)

۳۔ ایک مخلص احمدی میاں محمد دین صاحب خوشاب کی اہلیہ محترمہ چند دنوں سے بہت بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرماوے۔ آمین۔

۴۔ خاکسار کافی عرصہ سے ناک اور گلے کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ جس کی وجہ سے بڑی پریشانی رہتی ہے۔ احباب کرام و درویشان قادیان سے کامل صحت عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ارشد فاروق پشاور صدر)

ادائیگی زکوٰۃ اور رمضان المبارک

احباب جماعت میں بعض ایسے خوش نصیب جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے دینی اموال کے ساتھ دنیاوی اموال میں بھی کشائش بخشی ہوئی ہے اپنے پر واجب زکوٰۃ کی رقوم رمضان المبارک میں ادا کیا کرتے ہیں سو گذارش ہے کہ رمضان شریف کا مبارک مہینہ گذر رہا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال بھی قریب الاختتام ہے۔ لہٰذا براہ مہربانی صاحب نصاب احباب اپنے پر واجب زکوٰۃ کی رقوم رمضان المبارک میں ادا کر کے دوگنا ثواب حاصل کریں!۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

فطرانہ

اس سال فطرانہ کی شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ البتہ اگر کسی شخص میں پوری شرح پر فطرانہ ادا کرنے کی توفیق نہ ہو تو وہ نصف شرح پر یعنی پچاس نئے پیسے فی کس کے حساب سے ادا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ خاندان کے تمام افراد کے لئے فطرانہ ادا کیا جائے۔ خواہ مرد ہوں یا عورت۔ حتیٰ کہ نوزائیدہ بچّہ کے لئے بھی اس کے والدین یا سرپرست مقررہ شرح سے فطرانہ ادا کریں۔

فطرانہ کی رقوم کا دسواں حصّہ براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ربوہ کو بھجوایا جائے تا اس رقم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ۔ مساکین اور نادار احباب میں تقسیم فرما دیں۔ باقی نو حصّے مقامی غرباء میں تقسیم کر دیئے جائیں۔ البتہ اگر کچھ رقم بچ رہے تو وہ دوسرے چندوں کے ساتھ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا دی جائے۔

چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ رمضان کے شروع میں ہی فطرانہ ادا کر دیا جائے۔ تا کہ عید سے پہلے مستحق احباب کو پہنچ جائے۔ اور وہ بھی عید کی خوشی میں شامل ہو سکیں۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار ویسے تو دائم المریض ہے مگر گذشتہ دنوں بہت زیادہ تکلیف ہو گئی تھی۔ ربوہ اور بیرونجات کے جو احباب اور بزرگان سلسلہ میرے لئے دعا فرماتے رہے ہیں یا علاج معالجہ میں کسی نہ کسی رنگ میں میری مدد فرماتے رہے ہیں ان سب کا از حد ممنون ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ احباب آئندہ بھی خاکسار کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ الحمد للہ کہ اب مجھے نسبتاً افاقہ ہے۔ (چوہدری) ظفر اسلام سابق انسپکٹر بیت المال ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے!

انتخابات کے متعلق تاکیدی یاددھانی

آئندہ سہ سالہ انتخابات کی رپورٹیں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵-۳-۶۲ مقرر ہے۔ مقررہ میعاد ختم ہونے میں بہت کم عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ مگر اب تک بہت کم جماعتوں کی طرف سے رپورٹ انتخابات آئی ہے۔ لہٰذا جملہ جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے انتخابات مقررہ میعاد کے اندر اندر کروا کر دفتر نظارت علیا میں بھجوا دیں امراء اضلاع سے بھی درخواست ہے کہ اس امر کی نگرانی کا انتظام فرما دیں کہ ان کے حلقہ کی جماعتوں کے انتخابات ہو کر دفتر نظارت علیا میں پہنچ جائیں۔

انتخابات کی رپورٹیں بھجواتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خاص طور پر خیال رکھیں

۱۔ منتخب شدہ عہدیداران میں جو احباب موصی ہوں ان کے وصیت نمبر درج کئے جائیں اور غیر موصیوں کے متعلق مقامی سکرٹری مال کی تصدیق بھی انتخابی رپورٹ کے ساتھ شامل ہونی ضروری ہے کہ وہ بقایا دار نہیں ہیں۔

۲۔ رپورٹ انتخاب پر دو ایسے احباب کی تصدیق بھی کروا دی جاوے جو اجلاس انتخاب میں شامل ہو رہے ہوں مگر کسی عہدہ کے لئے انتخاب میں نہ آئے ہوں

۳۔ عہدیداروں کے مکمل پتہ جات دئے جائیں (ناظر اعلیٰ)

داخلہ سی ایس ایس۔ سی ای کلاس

سینٹرل سپیریر سروسز کمپیٹیٹو ایگزیمینیشن کلاس ٹرم ۱۲-۲-۶۲ تا ۱۵-۶-۶۲۔ آغاز ۱۰-۳-۶۲ فیس ٹرم برائے لازمی مضامین ۔/۹۰ روپے بصورت اختیاری مضامین دس روپے فی مضمون لائبریری موجود۔ گنجائش ہوسٹل محدود۔

خواہشمند احباب ایڈمنسٹریٹر سی ایس ایگزیمینیشن کلاس یونیورسٹی اورینٹل کالج سے رابطہ پیدا کریں۔ پ۔ ٹ ۲۷-۲-۶۲

بھرتی پائلٹس پاکستان ایئر فورس

کمشن ملنے پر تنخواہ ۔/۸۲۵ ماہوار

شرائط: میٹرک سائنس و ریاضی فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن یا سینیئر کیمبرج فزکس غیر شادی شدہ پاکستانی۔ عمر ۱۵-۳-۶۲ کو ۱۷ تا ۲۲

انٹرویو دفتر بھرتی پی اے ایف کراچی۔ کوئٹہ۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور آخری تاریخ برائے درخواست ۱۷-۳-۶۲ پ۔ ٹ ۲-۳-۶۲ (ناظر تعلیم)

دعائے نعم البدل

خاکسار کی نواسی عمر قریباً اڑھائی ماہ قضائے الٰہی سے اچانک وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمادے اور نعم البدل عطا کرے۔ اللّٰھم آمین

نواب الدین بھاٹی گیٹ لاہور

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مستری علم الدین ولد مستری چراغ الدین صاحب ڈسکہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں اُن کا اپریشن بفضلہ کامیاب ہو گیا ہے احباب جماعت ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں (سید محمد رفیق شاہ ربوہ)

۲۔ میرے لڑکے سید ولی اللہ شاہ کے لئے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اسکو کامیاب فرمادے اور اسکو لمبی عمر والی صالح خادم دین اولاد عطا فرمادے۔ (سید محمد لطیف پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۳۔ خاکسار عنقریب اپنے محکمانہ امتحان میں شرکت کرنے والا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ کامیابی سے نوازے آمین (ڈاکٹر ناصر احمد خان محمود ہوشیار پور ۵ چک ۲۸۵ ضلع منٹگمری)

۴۔ میری والدہ صاحبہ کو ضعف کی وجہ سے گر کر سخت چوٹ آگئی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار شیخ دوست محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ مومن سرگودھا)

۵۔ بندہ دل کی بیماری سے سخت تکلیف میں ہے سب احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے (چوہدری محمد حیات)

خشک اراضی پر کاشتکاری سے متعلق تحقیقاتی ادارہ

شامی عرب جمہوریہ کی وزارت زراعت کے شعبۂ تحقیقات صحرائی کے ڈائریکٹر مسٹر فیاض طٰہٰ نے ادارۂ خوراک و زراعت کے صدر مقام پر ایک ملاقات کے دوران میں بتایا کہ پچھلے چار سال سے حکومت شام بنجر اور نیم بنجر علاقوں میں رہنے والے خانہ بدوش لوگوں کو جنہیں مسلسل خشک سالی کا سامنا کرنا پڑا ہے معقول قسم کی امداد دیتی رہی ہے۔ بڑی مقدار میں اشیائے خوراک مثلاً کھجوریں۔ خشک میوے۔ چربیاں تیل اور سبز ترکاریاں انسانی استعمال کے لئے اور بھیڑوں کے لئے چارہ وغیرہ تقسیم کیا گیا ہے۔ پھر بھی بھیڑوں کی تعداد ۵۵ لاکھ سے کم ہو کر ۳۰ لاکھ رہ گئی ہے۔

موجودہ صورت حالات اس درجہ اندیشہ ناک ہے کہ سرکاری حکام بے حد پریشان ہیں کہ بھیڑوں کی نشوونما ایسے علاقوں میں کیونکر برقرار رکھی جائے جہاں ملک کے تقریباً ۲۰ فیصدی کاشتکار رہتے ہیں۔ انسانی اور موسمی چیرہ دستیوں نے ان کی طرح قدرتی چراگاہوں کو تباہ کیا ہے کہ اگر مویشیوں کی نشوونما کا سلسلہ خانہ بدوشوں کی روایات کے بموجب برقرار رکھنا مطلوب ہو تو بہت زیادہ سعی و کاوش سے کام لینا پڑے گا۔

سرکاری تعاون

بنجر علاقوں میں مویشیوں کی نشوونما کے وقت اقتصادی استحکام کی ضمانت دینی ضروری ہے تاکہ خانہ بدوشوں کو یقین ہو سکے کہ ان کے لئے معقول معیار زندگی قائم رہ سکے گا۔

...... لہذا حکومت شام نے ایک زیاں منصوبہ عمل میں لانا شروع کیا ہے۔ تاکہ اشیائے خوراک اور چارے کا ذخیرہ رکھا جا سکے۔ اس ضمن میں صحرا میں پانی کے پرنے لگائے گئے ہیں ٹنکوں کے ذریعہ آب رسانی کا انتظام کیا گیا ہے اور گاڑیاں فراہم کی ہیں تاکہ اشیائے خوراک اور پانی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جا سکے۔

مسٹر فیاض طٰہٰ نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا۔ لیکن ان ہنگامی تدابیر سے قطع نظر حکومت نے ایک تحقیقاتی ادارہ بھی قائم کیا ہے تاکہ بنجر اور نیم بنجر علاقوں کے وسائل کو بہتر بنایا جا سکے۔ یہ ادارہ قدیم پالمیرا کے کھنڈروں کے قریب ۲۴ ہزار ہیکڑ کے رقبے میں قائم کیا گیا ہے۔ عمارتیں تیار ہو چکی ہیں۔ فرنیچر اور سائنسی آلات نصب کئے جا چکے ہیں۔ اور اولین تجربات بھی شروع کر دیئے گئے ہیں۔ تحقیقات کا مقصد یہ ہے کہ خشک اراضی کی بازیابی کے بہت ہی زیادہ پیچیدہ مسائل کو کیونکر حل کیا جائے۔ یہ کام مشرق وسطے کے لئے بہت ہی مفید ہے اور اسے پوری طرح کامیاب بنانے کے لئے قومی اور بین الاقوامی کوششوں کی ضرورت ہے۔

عملی پروگرام

موصوف نے بتایا کہ ادارۂ خوراک و زراعت اس ادارے کے کاموں میں امداد دے کر دنیا کے اس حصے والے ملکوں کے لئے بیش قیمت خدمات انجام دے سکتا ہے یہ ایک بہت ہی عمدہ موقع ہے کہ "بھوک سے آزادی" کی مہم کے ماتحت ایک عملی پروگرام میں اسے لگا دیا جائے۔ ہم اس تحقیقاتی مرکز کو ایک علاقائی ادارہ بنا سکتے ہیں۔ اس موضوع سے متعلق ایک سفارش مشرق قریب والی اس علاقائی کانفرنس میں منظور کی گئی تھی جو ستمبر ۱۹۶۰ء میں تہران میں منعقد ہوئی تھی اور اب ادارۂ خوراک و زراعت کی حالیہ کانفرنس میں عراق۔ اردن۔ سوڈان اور شام کی طرف سے اسی موضوع پر ایک مشترک تجویز پیش ہوئی تھی۔ کانفرنس میں تجویز کو منظور کر لیا گیا اور توقع کی گئی ہے کہ ادارۂ خوراک و زراعت کے زیر اہتمام "بھوک سے آزادی" کی مہم کے ماتحت یہ ادارہ مشرق قریب میں قلت غذائیات اور نزق زراعت کے مسائل حل کرنے میں بے حد مفید ثابت ہوگا۔

درخواست دعا

میرے ناناجان مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سمانبیلہ ضلع گجرات کو ایک پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ یہ پھوڑا تقریباً ہر سہ ماہی کے بعد نمودار ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ سخت تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اب اس کا اپریشن کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں آپ اکثر درد نقرس اور بخار کی وجہ سے بیمار رہتے ہیں۔ نیز میرے داداجان بھی بیمار ہیں گو انہیں پہلے کی نسبت آفاقہ ہے۔ احباب کرام و درویشان قادیان خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہر دو بزرگوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(رضیہ سلطانہ سمانبیلہ ضلع گجرات)

سڑکوں پر حادثات سے ہر سال ایک لاکھ اموات

عالمی ادارۂ صحت کے زیر اہتمام جنیوا سے جو ماہنامہ "عالمی صحت" کے نام سے شائع ہوتا ہے، پچھلے ہفتے اس کے تازہ ترین شمارے میں بتایا گیا ہے کہ ہر سال سڑکوں پر وقوع میں آنے والے حادثات سے جو اموات ہوتی ہیں۔ ان کی تعداد ایک لاکھ سے بڑھ گئی ہے

سڑک کے حادثات کے باعث سب سے پہلے دو حادثات کا اندراج برطانیہ میں ۱۸۹۶ء میں ہوا تھا۔ آج صرف ریاستہائے متحدہ میں ایسے حادثوں سے مرنے والوں کی تعداد ہر سال ۳۸ ہزار کے قریب ہو جاتی ہے اور چھوت کی تمام بیماریوں سے مرنے والوں کی مجموعی تعداد سے کہیں زیادہ ہے۔ جن کا میزان ۲۴ ہزار ہوتا ہے پھر ہر مرنے والے شخص کے ساتھ ساتھ زخمی ہو کر معذور ہو جانے والوں کی تعداد ۳۵ سے ۴۰ تک پہنچتی ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ سڑکوں پر چلنے والے سب قسم کے لوگوں میں سے ۱۵ سے ۲۵ اور ۶۵ سے زیادہ عمر والے سب سے زیادہ حادثات کا شکار ہوتے ہیں۔ پیڈل والی سائیکلیں چلانے والوں میں سے زیادہ تر ۷ سے ۱۵ اور ۵۰ سے زیادہ عمر والے متاثر ہوتے ہیں۔ موٹر سائیکل چلانے والے دوسری تمام اقسام کی گاڑیاں چلانے والوں کے مقابلے میں دس گنے زیادہ مرتے ہیں۔ ان نوجوان ڈرائیوروں کا جن کی عمر ۲۰ سال سے کم ہو، ایسے حادثات میں سب سے زیادہ حصہ ہوتا ہے۔ سب سے کم متاثر ہونے والے وہ ڈرائیور ہیں جن کی عمر ۵۰ سے ۶۰ سال تک ہوتی ہے۔

"عالمی صحت" کے اس شمارے میں یہ بھی لکھا ہے کہ مردوں میں سے شادی شدہ لوگ سب سے کم تعداد میں ان حادثات کا شکار ہوتے ہیں۔ سب سے زیادہ تعداد کنواروں رنڈووں اور ان سے بھی زیادہ مطلقہ لوگوں کی ہوتی ہے۔

موٹر چلانے والوں کا بہرہ پن ان حادثات کا کوئی بڑا سبب نہیں ہوتا۔ بلکہ بہرے ڈرائیور عموماً محفوظ رہتے ہیں۔ قدرتی طور پر وہ زیادہ محتاط اور چوکنے ہوتے ہیں۔ کیونکہ انہیں اپنی معذوری کا احساس ہوتا ہے۔ ریاستہائے متحدہ کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں تین ہزار بہرے ڈرائیوروں میں ایسے حادثات کی اوسط ۱۰.۴ فی صدی ہے۔ جبکہ دوسرے تمام موٹر ڈرائیوروں کے مہلک حادثات کی اوسط ۳.۹ فی صدی کے قریب ہے

ریاست پنسلوینیا میں بہرے ڈرائیوروں نے محفوظ رہنے والوں کے تمام ریکارڈ توڑ دئے۔ دو سال کی مدت میں وہاں چھ سو بہرے ڈرائیوروں میں سے صرف ایک شخص حادثے سے فوت ہوا۔ تاہم بصارت کا نقص ایسے حادثات کا سب سے بڑا سبب بن جاتا ہے۔

بنک کا چودھواں تربیتی پروگرام

اقوام متحدہ کے عالمی بنک نے اپنا چودھواں سالانہ عام تربیتی پروگرام ۸ جنوری کو شروع کیا تھا۔ اس سات ماہ کے نصاب کا مقصد یہ ہے کہ بنک کے ممبر ملکوں کے نوجوانوں کو موقع دیا جائے کہ وہ عالمی بنک کی کارگزاری اور اقتصادی ترقی کے مسائل حل کرنے کے طریقوں کا مطالعہ کر سکیں۔ ۱۹۶۲ء کے پروگرام میں شریک ہونے والے نو افراد میں ایک پاکستانی رکن مسٹر بشیر احمد شامل ہیں جو حکومت مغربی پاکستان کے محکمۂ منصوبہ بندی و ترقیات کے ڈپٹی سکرٹری ہیں۔ بنک کے اس پروگرام کا آغاز ۱۹۴۹ء میں ہوا تھا اور اس سال کے گروپ سمیت بنک کے ۷۱ میں سے ۵۹ ملکوں کے ایک سو ۲۰ افراد تربیت پا چکیں گے۔ اس سے قبل تربیت پانے والوں میں سے بہت سے افراد اپنے اپنے ملکوں میں اعلےٰ عہدوں پر پہنچ چکے ہیں اور مالیاتی اور اقتصادی ترقی کے میدان میں موثر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس سال کے لئے بھی تربیت پانے والوں کو بنک کے ممبر ملکوں نے اپنے افسروں میں سے نامزد کیا تھا اور بنک نے ان کا انتخاب ان کی انفرادی قابلیت کی بنیاد پر اچھی طرح جانچ پڑتال کے بعد کیا۔ اب بھی وہ سب مالیات اور اقتصادیات کے میدان میں خدمات انجام دے رہے تھے۔

قبر کے عذاب سے بچو

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

برما میں فوج نے حکومت کا تختہ اُلٹ دیا

تمام وزراء گرفتار کر لئے گئے۔ کمانڈران چیف نے فوجی افسروں پر مشتمل کونسل قائم کر دی

رنگون ۲۔ مارچ۔ برمی فوج نے کل صبح کسی کشت وخون کے بغیر وزیر اعظم اونو کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ تمام وزراء کو گرفتار کر لیا گیا اور ایک فوجی حکومت قائم کر دی گئی۔ بری افواج کے کمانڈران چیف جنرل نی ون نے کل صبح ریڈیو سے ایک نشری تقریر میں فوجی انقلاب کا اعلان کیا۔ جنرل نی ون قبل ازیں وزیر اعظم رہ چکے ہیں۔

جنرل نی ون نے اپنی نشری تقریر میں کہا ہے کہ فوج نے سنگین صورتِ حال پر قابو پانے کے لئے انقلاب برپا کیا ہے عوام کو چاہیئے کہ پرسکون رہیں۔ انہوں نے سرکاری ملازموں سے کہا کہ وہ اپنے فرائض بدستور انجام دیتے رہیں۔ فوج برمی عوام کی خواہشات کی تکمیل کے لئے ہر امکانی کوشش کرے گی۔

اعلان میں یہ نہیں بتایا گیا کہ آیا وزیر اعظم اونو کو بھی گرفتار کیا گیا یا نہیں لیکن وہ ابھی تک لاپتہ ہیں جن وزراء کو گرفتار کیا گیا ہے ان میں وزیر خارجہ، وزیر زراعت، وزیر تجارت اور اقلیتوں کی نمائندگی کرنے والے تین اور وزیر شامل ہیں ـــ بتایا جاتا ہے کہ فوجی دستوں نے علی الصباح تین اور پانچ بجے کے درمیان وزراء کی قیام گاہوں کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ اور فوج کے محکمہ سراغرسانی کے افسر انہیں کسی نامعلوم مقام کو لے گئے۔ شہر میں کل مکمل سکون رہا اور حسب معمول دکانیں کھلیں۔ اگرچہ فوجی انقلاب رات ہی سے شروع ہو چکا تھا لیکن عوام کو اس بارے میں جنرل نی ون کی نشری تقریر سے علم ہوا۔ جنرل نی ون کا اعلان کئی زبانوں میں نشر کیا گیا۔ اساتذہ اور طلبہ سے خاص طور پر کہا گیا ہے کہ وہ اپنے سالانہ امتحانات جاری رکھیں۔

رائٹر نے رنگون سے خبر دی ہے کہ رنگون کا ہوائی اڈہ بند ہو جانے سے روانیہ کا ایک پارلیمانی وفد کل نہ پہنچ سکا۔ وزراء کے علاوہ اعلیٰ سرکاری افسروں کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔ خیال ہے کہ احتیاطی اقدام کے طور پر انہیں عارضی طور پر نظر بند رکھا جائے گا۔

عینی شاہدوں کا بیان ہے کہ ٹینکوں اور توپوں سے مسلح فوجی دستے پرسوں رات شہر میں داخل ہوئے اور کابینہ کے ارکان کی قیام گاہوں کو گھیر لیا۔ فوجی دستوں نے تار گھر اور عدالتوں پر بھی قبضہ کر لیا۔ بتایا جاتا ہے کہ فوج کے اس اقدام کی وجہ یہ ہے کہ شان ریاست کے کچھ لیڈروں نے مطالبہ کیا ہے کہ برما میں وحدانی کے بجائے وفاقی طرز حکومت قائم کیا جائے۔ معلوم ہوا کہ جو شان لیڈر، ایک اجلاس میں شرکت کے لئے ان دنوں رنگون آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس امر کی دھمکی دی تھی کہ اگر اونو کی حکومت نے ہمارے مطالبات منظور نہ کئے تو ہم بغاوت کر دیں گے۔ اور شان ریاست باقی ملک سے الگ ہو جائے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فوج نے ان لیڈروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ عینی شاہدوں نے بتایا ہے کہ جنرل نی ون کل صبح حسب معمول اپنے دفتر پہنچے اور انہوں نے اپنے دفتر کے قریب میدان میں تھوڑی دیر چہل قدمی بھی کی۔ بعد ازاں وہ ریڈیو سٹیشن پہنچے اور فوجی انقلاب کے بارے میں ایک اعلان نشر کیا۔

ریڈیو رنگون کے ایک نشریہ کے مطابق جنرل نی ون نے آج فوجی افسروں پر مشتمل ایک کونسل قائم کی ہے اور ایک کابینہ کی تشکیل بھی عمل میں آئی ہے +

● کراچی ۳۔ مارچ۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے شاہ مراکش حسن دوم کو مراکش کے یوم استقلال پر پیغام تہنیت ارسال کیا ہے +

صدارتی طرز کے آئین کا اعلان

نیا آئین ایک نظر میں

کراچی ـــ مورخہ یکم مارچ کو صدر ایوب نے جس نئے آئین پر دستخط کر کے اسے ملک میں نافذ کیا ہے اس آئین کے مطابق ملک میں صدارتی طرز حکومت رائج ہوگا۔ مرکز میں ایک قومی پارلیمنٹ اور مشرقی و مغربی پاکستان میں ایک ایک صوبائی اسمبلی قائم کی جائے گی۔ ان تینوں اسمبلیوں کو بنیادی جمہوریتوں کے اسی ہزار ارکان منتخب کریں گے۔ اس طرح دونوں صوبوں کے چالیس چالیس ہزار ارکان قومی پارلیمنٹ میں پچھتر پچھتر اور صوبائی اسمبلیوں میں ڈیڑھ ڈیڑھ سو نمائندے بھیجیں گے گو تمام اسمبلیوں کی میعاد پانچ پانچ سال مقرر کی گئی ہے لیکن پہلی قومی پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیاں اپنے پہلے اجلاس کے بعد صرف تین سال تک کام کریں گی۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کے عہدہ کی میعاد بھی تین سال دو مہینے ہوگی۔

نئے آئین کے تحت قومی پارلیمنٹ میں دونوں صوبوں کو مساوی نمائندگی حاصل ہوگی۔ آئین کی موٹی موٹی باتیں درج ذیل ہیں:۔

عوام کو اس امر کا اختیار حاصل ہوگا کہ جن افراد کو وہ اپنا حاکم مقرر کریں انہیں الگ بھی کر سکیں۔

بنیادی جمہوریتیں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کا انتخاب کریں گی اور یہ انتخاب پانچ سال کے لئے ہوگا۔

آئندہ بنیادی جمہوریتوں کے لئے افراد کی نامزدگی نہیں ہوگی اور بنیادی جمہوریتوں کے ارکان کی تعداد اسی ہزار سے بڑھا کر ایک لاکھ بیس ہزار کر دی جائے گی۔ اس تعداد میں اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

اظہار رائے اور تنظیم کے بنیادی حقوق کو قانون سازی کے اصول بنا دیا گیا ہے۔

سیاسی جماعتیں خلاف قانون ہیں لیکن قومی پارلیمنٹ سیاسی جماعتیں قائم کرنے کی اجازت دے سکتی ہے۔

اسلامی نظریات کی مشاورتی کونسل جو دینیات قانون اور اقتصادیات وغیرہ کے ممتاز ماہرین پر مشتمل ہوگی۔ اسمبلیوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق قانون سازی میں مدد دے گی +

منتلی
پہاڑ کے چکر والا۔ مختلف بیماریوں اور وضع حمل کی منتلی میں ایک اعلیٰ مقام پیدا کر رہی ہے۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچاس پیسے
تیار کردہ شفا ہومیوپیتھک ڈرگز ربوہ

ایک مخلص دوست کیلئے دعا کی درخواست

مکرم محمد افضل صاحب اوجلوی نیا دھرمپورہ لاہور اپنا اور اپنی اہلیہ صاحبہ کا چندہ تحریک جدید ادا کرنے کی اطلاع بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں تقریباً چھ سال سے زیادتی پیشاب کی وجہ سے بیمار ہوں۔ باوجود اپریشن کروانے کے پھر بھی کچھ آرام نہیں آیا جس کے سبب سے میری ٹانگیں چلنے پھرنے سے رہ گئی ہیں ---- خدا تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے"

قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۲۔ خاکسار کی ممانی اہلیہ مکرم مولوی غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم ٹھیکیدار بھٹہ گوجرانوالہ کچھ عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار ہیں اور بچے بھی بیکار ہیں ان کی وجہ سے بھی بہت پریشانی اور مشکلات ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان مبارک ایام میں ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز بچوں کے بابرکت روزگار ملنے اور نیک خادم دین بننے کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (منظور احمد)

ضروری اعلان

بل اخبار الفضل ماہ فروری ۶۲ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی ان بلوں کی رقوم ۱۰ مارچ ۶۲ء تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں +

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل کی اشاعت بڑھانا ہر احمدی کا فرض ہے (مینیجر)